گھر میں آنے جانے کے آداب

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

واعظ الجمعہ

گھر میں آنے جانے کے آداب

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

گھر میں آنے جانے کے آداب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس مبارک دِین نے ہمیشہ ہر مُعاملے میں اہلِ ایمان کی رَہنمائی فرمائی ہے، لہذا زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں اسلامی تعلیمات کی صورت میں ہماری رَہنمائی نہ کی گئی ہو، اسلامی مُعاشرت اور گھر میں آنے جانے کے آداب پر مبنی تعلیمات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ایک دوسرے کے گھر میں آنے جانے کے آداب سے متعلق ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ٞ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾[1]

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٥٣.

"اے اِیمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ پاؤ، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو! ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو، اور جب کھا چکو تو فوراً منتشر ہو جاؤ، نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ! یقیناً اس میں نبی کو اِیذاء (تکلیف) ہوتی تھی، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے، اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا، اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اِس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دِلوں اور اُن کے دِلوں کی"۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں ہمیں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے، کہ اگر کسی کے گھر یا شادی ہال (Marriage Hall) وغیرہ میں دعوت ہو، تو وہاں وقتِ مقرّر سے گھنٹوں پہلے نہ پہنچ جائیں؛ کیونکہ یہ میزبان کے لیے پریشانی کا باعث ہو سکتا ہے، اسی طرح کھانا کھانے کے بعد وہاں بیٹھے فُضول باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں، بلکہ وہاں سے جلد نکلنے کی کوشش کریں؛ تاکہ صاحبِ خانہ دیگر مہمانوں کی بھی خاطر داری کر سکے! ہاں اگر میزبان کی خواہش ہو تو زیادہ دیر تک رُکنے میں حرج نہیں۔

اسی طرح جس دعوت میں آپ باقاعدہ مدعو نہ ہوں، وہاں بِن بلائے مہمان بن کر ہرگز نہ جائیں؛ کیونکہ ممکن ہے کہ کھانے پینے اور بیٹھنے کا انتظام محدود ہو، اور آپ کے بِن بلائے مہمان بننے کے باعث میزبان کا کھانا یا بیٹھنے کے لیے نشستیں کم پڑ جائیں، اور اُسے اپنے مہمانوں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے!۔

گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہوا جائے

برادرانِ اسلام! گھر میں آنے جانے کے متعدّد آداب ہیں، جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ جب تک کسی کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملے داخل نہ ہوا جائے؛ کہ قرآنِ حکیم میں واضح طَور پر اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی

ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَاؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سِوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو، جب تک اجازت نہ لے لو، اور جب تک اُن لوگوں کو سلام نہ کرلو، اِجازت لینا تمہارے لیے بہتر ہے؛ تاکہ تم دھیان کرو"۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسّرین کِرام فرماتے ہیں کہ "ایک خاتون نے حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ میں بَسا اوقات اپنے گھر میں ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ مجھے پسند نہیں کہ کوئی مجھے اُس حالت میں دیکھے، جبکہ بعض لوگ بنا اِجازت اندر چلے آتے ہیں، اُس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی"[2]۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمہ اللہ تعالی مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں کہ "اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو، اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے "سبحان اللہ" یا "الحمد للہ" یا "اللہ اکبر" کہے، یا کھنکارے، جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے، یا یہ کہے کہ "کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟

مسئلہ: اور غیر کے گھر سے مراد یہ ہے کہ جس میں غیر سکونت رکھتا ہو، خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ **مسئلہ:** غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے، تو اوّل سلام کرے پھر اجازت چاہے، اور اگر وہ (صاحبِ خانہ) مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے، اس طرح کہے: "السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟"[3]۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۲۷.
(۲) "تفسیر نور العرفان" پ۱۸، النور، زیرِ آیت: ۲۷، ص۵۶۳۔
(۳) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۸، النور، زیرِ آیت: ۲۷، ص۶۴۰۔

گھر میں داخلے کی اجازت نہ ملے تو واپس لَوٹ جائے

حضراتِ گرامی قدر! اگر گھر میں کوئی نہ ہو، یا مَوجود تو ہو لیکن داخلے کی اِجازت نہ ملے، تو بُرا مانے بغیر واپس لَوٹ جانا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ﴾[1] "پھر اگر اُن میں سے کسی کو نہ پاؤ، جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے اُن میں نہ جاؤ، اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس لَوٹ جاؤ تو واپس ہو جاؤ (اور اجازت کے لیے اِصرار نہ کرو) یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیِّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا، خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازے پر ایسا کرنا، اُن کو زور سے پکارنا مکروہ وخلافِ ادب ہے"[2]۔

کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوں

عزیزانَ مَن! جب کسی کے گھر جانا ہو تو اجازت طلب کرنے کی غرض سے اس کے دروازے کے سامنے ہرگز کھڑے نہ ہوں، بلکہ دروازے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں، حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا، وَلَكِنِ ائْتُوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا، ثُمَّ سَلِّمُوْا، فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوْا وَإِلَّا فَارْجِعُوْا»[3] "کسی

---

(١) پ١٨، النور: ٢٨.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٨، النور، زیرِ آیت: ٢٨، ص٦٤١۔

(٣) "مسند البزّار" مسند عبد الله بن بُسر رضي الله تعالى عنه، ر: ٣٤٩٩، ٨/ ٤٢٩.

کے گھر آؤ تو دروازوں کے سامنے مت کھڑے ہو، بلکہ ان کے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو، پھر سلام کرو، اگر اجازت ملے تو داخل ہو، ورنہ واپس لَوٹ جاؤ"۔

تین بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو واپس لَوٹ جائیں

جانِ برادر! تین ۳ بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو واپس لَوٹ جانے کا حکم ہے، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ»[1] "تین ۳ بار اجازت مانگو، اِجازت ملے تو بہتر، ورنہ واپس لَوٹ جاؤ"؛ کیونکہ ممکن ہے کہ صاحبِ خانہ آرام کر رہا ہو، یا پھر گھر میں صاحبِ خانہ کی زوجہ اکیلی ہو، وغیرہ وغیرہ۔

اجازت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرزِ عمل

حضراتِ ذی وقار! اجازت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنا ذاتی طرزِ عمل بھی ہمیشہ یہی رہا، کہ جب کسی صحابی کے گھر تشریف لے جاتے، تو دروازے پر پہنچ کر تین ۳ بار اجازت ضرور طلب فرماتے، حضرت سیّدنا قَیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو فرمایا: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله!» حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر سے بالکل آہستہ جواب دیا، حضرت سیّدنا قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اِجازت کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: ٹھہرو، حضور کو ہم پر زیادہ سلام بھیجنے دو! مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله!» حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر آہستہ جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله!» پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوٹ گئے، حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے گئے

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب كَمْ مَرَّةٍ يُسَلِّم ...إلخ، ر: ۵۱۸۱، صـ۷۲۷.

اور عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ کا سلام سُن کر آہستہ سے جواب دے رہا تھا؛ میں چاہتا تھا کہ آپ ہمارے لیے سلامتی ورَحمت کی دعا اَور زیادہ کریں، تب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اُن کے گھر تشریف لے آئے"[1]۔

دستک کے جواب میں گھر والوں کے پوچھنے پر اپنا نام بتائیں

میرے محترم بھائیو! جب کسی کے گھر جائیں تو گھر والوں کے پوچھنے پر جواب میں چپ چاپ کھڑے رہنا، یا "میں ہُوں" یا "دروازہ کھولو" کہنا درست نہیں، بلکہ پوچھنے پر جواب میں اپنا نام بتائیں، جس سے ملاقات کرنی ہے اس کا نام لیں کہ مجھے فُلاں سے ملنا ہے۔ جب آپ کسی کے گھر جاکر دستک دیتے ہیں، تو دروازہ کھولنے والے کو کیا جواب دینا چاہیے؟ اس بارے میں حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد پر قرض تھا، میں اس سلسلہ میں حضور نبئ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ پر دستک دی، رحمتِ عالمیان ﷺ نے پوچھا: «مَنْ ذَا؟» "کون ہے؟" میں نے عرض کی: «أَنَا» "میں ہوں" حضور نبئ کریم ﷺ نے (دروازہ کھولتے ہوئے) کہا: «أَنَا أَنَا»[2] "میں تو میں بھی ہوں"۔

گویا رسولِ اکرم ﷺ نے ان کے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔ اس حدیث پاک کے تحت محدّثینِ کرام فرماتے ہیں کہ "مطلب یہ ہے کہ جب کوئی یہ پوچھے "کون ہے؟" تو جواب میں نام بتانا چاہیے، یہ کہنا کہ "میں ہوں" لَغو وفُضول ہے"[3]۔ اِسی طرح رُخصت ہوتے وقت بھی اجازت لینا چاہیے، یعنی اس طرح

---

(١) المرجع نفسه، ر: ٥١٨٥، صـ٧٢٧، ٧٢٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الاستئذان، ر: ٦٢٥٠، صـ١٠٨٨.

(٣) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتاب الاستیذان، تحتِ ر: ٢٦٧٨، ٨/٣٥٥۔

کہیں کہ مجھے اجازت دیجیے، یا میں جانا چاہتا ہوں، وغیرہ وغیرہ، بلا اجازت چُپ چاپ نکل جانا بھی نامناسب اور خلافِ ادب ہے"[1]۔

مسافر خانوں اور ہوٹلوں میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینا ضروری نہیں

عزیزانِ مَن! ایسے گھر جو کسی کی سُکونت کے لیے خاص نہ ہوں، مثال کے طَور پر سرائے، مسافر خانے اور ہوٹلز (Hotels) وغیرہ، ان میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ﴾[2] "اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ، جو خاص کسی کی سُکونت کے نہیں، انہیں استعمال میں لانے کا تمہیں اختیار ہے"۔

اپنے گھر کے اندر موجودگی کے باوُجود اجازت لینے کا حکم

جانِ برادر! گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا، دینِ اسلام میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شریعتِ مطہّرہ نے تین ۳ اَوقات ایسے مقرّر فرمائے ہیں، جن میں کسی غیر کے گھر ہی نہیں بلکہ اپنے گھر کے اندر بھی اجازت لینا ضروری ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ﴾[3] "اے ایمان والو! تمہارے غلام وخادم اور تمہارے وہ بچے جو ابھی جوانی کو نہ پہنچے، تین ۳ اَوقات: (۱) نمازِ صبح سے پہلے، (۲) دوپہر کو جب تم اپنے

---

(۱) دیکھیے: "کسی کے ہاں جانے پر اجازت لینے کے آداب" واعظ الجمعہ، ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء۔

(۲) پ۱۸، النور: ۲۹.

(۳) پ۱۸، النور: ۵۸.

کپڑے اُتارے رہتے ہو، (۳) اور نمازِ عشاء کے بعد، تم سے اِجازت لے کر تمہارے پاس آئیں! یہ تین ۳اَوقات تمہارے پردے کے ہیں"۔

"تومعلوم ہواکہ نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر قَیلولہ کے وقت جب مَرد حضرات آرام کی غرض سے اپنی قمیص اُتار دیتے ہیں، اور خواتین دوپٹے اور پردے کا زیادہ اہتمام نہیں کرتیں، اور رات بعد نمازِ عشاء جب سونے کی تیاری کی جاتی ہے، یہ تین ۳اَوقات سونے اور آرام وسکون کے ہیں، لہٰذا ان اَوقات میں بنا اجازت اپنے گھر کے اندر بھی دوسروں کے کمروں میں داخل ہونا منع ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مَرد ہو یا عَورت، سبھی پر لازم ہے کہ اس حکم پر عمل کریں، اور دوسروں کے آرام وسکون میں خَلل انداز نہ ہوں"[1]۔

کسی کے گھر آتے جاتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بازار میں چلتے پھرتے، یا کسی غیر کے گھر میں آتے جاتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾[2] "مسلمان مَردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں!"۔

اسی طرح اہلِ خانہ کو بھی چاہیے کہ گھر میں بطور مہمان آئے ہوئے اجنبی مَردوں سے پردہ کریں، اور بے پردہ اُن کے سامنے جانے سے اجتناب کریں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾[3] "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ (سنگھار) دوسروں کو نہ دکھائیں!"۔

---

(۱) دیکھیے: "کسی کے ہاں جانے پر اجازت لینے کے آداب" واعظ الجمعہ، ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء۔

(۲) پ۱۸، النور: ۳۰.

(۳) پ۱۸، النور: ۳۱.

دوسروں کے گھر میں تانک جھانک نہ کریں

حضراتِ ذی وقار! دوسروں کے گھر میں آتے جاتے وقت، یا باہر سے گزرتے ہوئے تانک جھانک کرنا بھی منع ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ!»[1] "اگر کوئی بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے، اور تم کنکر پھینک کر اُسے مارو، جس سے اس کی آنکھ پُھوٹ جائے، تو تم پر کوئی گناہ نہیں!"۔

"صحیح مسلم" کی روایت میں ہے: «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ»[2] "جو کسی کے گھر میں اُن کی اجازت کے بغیر جھانکے، تو اُن کے لیے جائز ہے کہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں!"۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے: «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ»[3] "جو بلا اجازت لوگوں کے گھر میں جھانکے، اور وہ اِس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو اُن پر دِیت ہے نہ قصاص"۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے گھر میں تانک جھانک نہ کریں، اور بنا اجازت کسی دوسرے کے گھر میں داخل نہ ہوں۔

ظاہری صفائی ستھرائی اور نظافت کا خاص خیال رکھیں

حضراتِ گرامی قدر! کسی کے گھر آنے جانے کے آداب میں یہ بات بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے، کہ اپنی ظاہری صفائی ستھرائی اور نکھار کا خاص خیال رکھا جائے:

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الدِيات، ر: ٦٨٨٨، صـ١١٨٦.
(٢) "صحيح مسلم" كتاب الآداب، ر: ٥٦٤٢، صـ٩٦١.
(٣) "سنن النَّسائي" كتاب القَسامة، ر: ٤٨٧٠، الجزء ٨، صـ٦٢.

تاکہ میزبان کو آپ کے پاس بیٹھنے میں شادمانی وفرحت محسوس ہو، اور آپ دیگر لوگوں میں نمایاں اور ممتاز نظر آئیں، حضرت سیّدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (تعلیمِ اُمت کے لیے آدابِ مُعاشرت سکھاتے ہوئے) ہمیں مخاطب کر کے فرمایا: «إِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ، حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ؛ فَإِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلاَ التَّفَحُّشَ»[1] "عنقریب تم لوگ اپنے بھائیوں سے ملنے والے ہو، لہٰذا اپنی سواریوں کے پالان درست کرلو، اور اچھے لباس پہن لو؛ تاکہ لوگوں کی مجلس میں تم لوگ ممتاز نظر آؤ! اور اللہ تعالی کو بدزبانی اور بے حیائی پسند نہیں"۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ اپنا لباس اور ظاہری وضع قطع اچھی اور عمدہ رکھے، صفائی ستھرائی اور نکھار کا اہتمام کرے؛ تاکہ اسلامی تعلیمات پر عمل لوگوں کی خوشی کا بھی سبب ہو، اور دشمنانِ دین کو اسلام پر طعنہ زنی کا موقع بھی نہ ملے!۔

گھر میں آتے جاتے وقت سلام کریں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اپنے یا کسی غیر کے گھر آتے جاتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا بھی، گھر میں آنے جانے کے آداب میں سے ہے، اور حدیثِ پاک میں بھی اس بات کی بڑی تلقین فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ»[2] "جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو،

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب اللباس، ر: ٤٠٨٩، صـ٥٧٦، ٥٧٧.

(٢) "شُعب الإيمان" باب في مقاربة ...إلخ، فصل في سلام من خرج من بيته، ر: ٨٨٤٥، ٦/ ٢٩٤٩.

اور جب کسی گھر سے نکلو تب بھی گھر والوں کو سلام کرکے الوَداع ہو"۔

اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اُس میں کوئی نہ ہو، تو حضور نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے، جیسا کہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "(فإذا دخلتم بُيوتاً إن لم يَكُن في البَيتِ أحدٌ، فقُل: السّلامُ علَى النّبي ورحمةُ الله وبركاتُه!) أي: لأنّ رُوحَه عليه الصلاة والسلام حاضرٌ في بيوت أهل الإسلام"[1] "جب گھر میں داخل ہو اور وہاں کوئی نہ ہو، تو اس طرح کہو: "السَّلَامُ على النّبي ورحمةُ الله وبركاتُه"؛ کیونکہ نبیٔ کریم ﷺ کی رُوح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف رکھتی ہے"۔

گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں

میرے محترم بھائیو! گھر میں آتے جاتے ذکر واَذکار کرنا خیر وبرکت کا باعث، اور گھر میں آنے جانے کے آداب میں سے ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ، وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ المَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ المَبِيتَ وَالْعَشَاءَ»[2] "جب کوئی بندہ گھر میں داخل ہوتے وقت، اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں

---

(١) "شرح الشفا" القسم ٢، الباب ٤ في حكم الصلاة عليه ﷺ، فصل في المواطن التي يستحبّ فيها الصلاةُ والسلامُ، ٢/ ١١٨.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأشرِبة، ر: ٥٢٦٢، صـ٩٠٢.

کھانا مل سکتا ہے! اور جب کوئی بندہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کے لیے ٹھکانہ تو مل گیا، اور جب وہ بندہ کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا ذکر نہ کرے (یعنی بسم اللہ شریف نہ پڑھے) تو شیطان (خود کلامی کرتے ہوئے) کہتا ہے کہ "تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا، اور رات کا کھانا بھی!"۔

کسی دوسرے کے مکان میں جانے سے متعلق چند شرعی مسائل

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "بہارِ شریعت" میں، گھر میں آنے جانے سے متعلق چند شرعی مسائل اور آداب بیان فرمائے ہیں، وہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے، تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے، پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے اس کے بعد بات چیت شروع کرے۔

(۲) کسی کے دروازہ پر جاکر آواز دی، اس نے کہا: کون؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ "میں"، جیسا کہ بہت سے لوگ "میں" کہہ کر جواب دیتے ہیں، اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا، بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے؛ کیونکہ "میں" کا لفظ تو ہر شخص اپنے (خود) کو کہہ سکتا ہے، یہ جواب ہی کب ہوا؟!

(۳) اگر تم نے اجازت مانگی اور صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی، تو اس سے ناراض نہ ہو، اپنے دل میں کدُورت (ناراضگی) نہ لاؤ، خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ؛ (کیونکہ) ہوسکتا ہے اُس کو اِس وقت تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو، کسی ضروری کام میں مشغول ہو!۔

(۴) آنے والے نے سلام نہیں کیا اور بات چیت شروع کر دی، تو اسے اختیار ہے کہ اُس کی بات کا جواب نہ دے؛ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے

سلام سے قبل کلام کیا، اس کی بات کا جواب نہ دو!"۔

(۵) آنے کے وقت بھی سلام کرے اور جاتے وقت بھی، یہاں تک کہ دونوں کے درمیان میں اگر دیوار یا درخت حائل ہوجائے، جب بھی سلام کرے"[1]۔

آدابِ مُعاشرت کا لحاظ رکھنے کے فوائد و ثمرات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! "اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی تعلیمات پر عمل میں، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی ورِضا، اور انسان کی دنیاوآخرت کی بہتری ہے! اسلام نے ہر وہ کام جو فتنہ، فساد، بگاڑ، بدامنی، گناہ اور بربادی کی طرف لے جاتا ہو، اُس کے تمام اَسباب ومحرّکات سے منع فرمایا ہے، اور زندگی گزارنے کے کچھ اُصول وضوابط مقرّر فرمائے ہیں، جن پر عمل یقیناً کسی مصلحت سے خالی نہیں، رب تعالی کے تمام اَحکام علم وحکمت پر مبنی ہیں، چاہے وہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں! آدابِ مُعاشرت کا تعلق بھی انہی اَحکام وتعلیمات سے ہے، ثواب اور اُخروی انعام واِکرام کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر دنیاوی فوائد بھی خوب ہیں، پرائیویسی (Privacy) کے پیشِ نظر اجازت لے کر داخل ہونے سے گھروں کو عزّت نصیب ہوتی ہے، گھر میں مَوجود خواتین کو اپنے پردے اور لباس وغیرہ کو جلدی سے درست کرنے کا موقع مل جاتا ہے، نیز کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا، جہاں شکوک وشُبہات کو ختم کرتا ہے، وہیں آپ کی عزّت ووقار میں بھی اضافے کا سبب بنتا ہے! لہذا گھر میں آنے جانے کے آداب کا خاص خیال رکھیں، کسی کے گھر میں بغیر اجازت ہرگز داخل نہ ہوں، اجازت مل جائے تو بہتر، ورنہ بُرا مانے بغیر

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصّہ ۱۶، حظر واِباحت کا بیان، مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا، ۳/۴۵۲، ۴۵۳۔

واپس لَوٹ جائیں۔ اجازت لینے کے لیے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوں، لوگوں کے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، تانک جھانک نہ کریں، اجنبی عورتوں کے پردے کا لحاظ رکھیں، گھر میں آتے جاتے سلام کرنے کی عادت بنائیں، اور اپنی زبان کو ذکر و دُرود و اِستغفار سے تَر رکھیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں گھر میں آنے جانے کے آداب اپنانے کی توفیق عطا فرما، لوگوں کے گھر میں بنا اِجازت داخل ہونے اور تانک جھانک سے بچا، بد نگاہی سے محفوظ فرما، شرم و حیاء کے ساتھ نگاہیں نیچی کرکے داخل ہونے کی سوچ عطا فرما، گھر میں آتے جاتے سلام کرنے اور اپنی زبان کو ذکر و دُرود سے تَر رکھنے کا جذبہ عنایت فرما، اور اجازت کے لیے زور زور سے دروازہ پیٹنے اور شور شرابہ کرنے سے محفوظ فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہماراسینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.